ہوش مندوں سے تو بڑھ کر ہیں ترے دیوانے — کوئی در تک کوئی دیوار تک آپہنچا ہے
رحم فرمائیے اب میری زبوں حالی پر — ضبطِ غم طعنۂ اغیار تک آپہنچا ہے
اس قدر مستِ مئے شعر و سخن ہوں مخمورؔ
کیفِ بادہ مرے اشعار تک آپہنچا ہے

رباعیات

(جناب شارق میرٹھی ایم۔ اے)

"توفیق خودی"

بڑھتی ہوئی رو جھنجھوڑ ڈالی میں نے — ہر بندشِ موج توڑ ڈالی میں نے
توفیق خودی ہوئی جو شاملِ حال — طوفاں کی کلائی موڑ ڈالی میں نے

"سہارا"

دیتے ہوں پناہ گر کنارے تو نہ لے — دیتے ہوں ضیا اگر ستارے تو نہ لے
ٹوٹے ہوئے دل کے اک سہارے کے حضور — ملتے ہوں اگر لاکھ سہارے تو نہ لے

"پیش کش"

غم کی بھی کھٹک کا لطف پاتے جاؤ — تلخی کی بھی لذتیں اٹھاتے جاؤ
پھولوں کی شراب نوش کرنے والو — اک زہر کا جام بھی چڑھاتے جاؤ

"رقص"

طوفاں کی صدا پہ رقص کرتا ہوں میں — امواجِ بلا پہ رقص کرتا ہوں میں
ہر لحظہ حیات کا اشارہ پاکر — دامانِ فنا پہ رقص کرتا ہوں میں